PROVINCIAL ASSEMBLY OF KHYBER PAKHTUNKHWA

No.PA/Khyber Pakhtunkhwa/Legis-I(R)/2015/ 5078
Dated Peshawar, the 9 /09/2015.

To,

The Secretary to Government of Khyber Pakhtunkhwa,
Food, Department.

Subject: **JOINT RESOLUTION NO. 700 ADOPTED BY THE PROVINCIAL ASSEMBLY OF KHYBER PAKHTUNKHWA.**

Dear Sir,

I am directed to say that the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa in its sitting held on **07-09-2015** has unanimously passed the following Joint Resolution No. **700** moved by Mr. Inayat Ullah, Senior Minister for Local Government, Elections & Rural Development Khyber Pakhtunkhwa, Mr. Imtiaz Shahid, Minister for Law, Parliamentary Affairs and Human Rights, Khyber Pakhtunkhwa, Mr. Abdul Munim, Parliamentary Secretary for Industries and Commerce, Mr. Soran Singh, Special Assistant to Chief Minister for Minority Affairs, Khyber Pakhtunkhwa, Ms. Bibi Fozia, Parliamentary Secretary, Khyber Pakhtunkhwa, Syed Sardar Hussain Shah, Mr. Muhammad Ali Shah, Mr. Saleem Khan, Mr. Mahmood Jan, Mr. Javed Naseem, Arbab Jehandad, Mr. Gul Sahib Khan, Mr. Shah Hussain Khan, Mufti Syed Janan, Ms. Nighat Orakzai, and Ms. Sobia Khan, Members Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa.

مشترکہ قرارداد

رواں سال جولائی اور اگست کے مہینوں میں شدید مون سون بارشوں کی وجہ سے ضلع چترال کے طول و عرض میں تاریخ کے بدترین سیلاب آئے۔ جنکی وجہ سے پورے چترال عموماً اور سب ڈویژن مستوج میں خصوصاً بڑے پیمانے پر تباہی ہو گئی۔ کئی قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع کے علاوہ کھڑی اور تیار فصلوں ، باغات، مال مویشیوں، آبادی، سڑکوں، پلوں، نہری نظام اور دیگر تمام انفراسٹرکچر کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ چترال کے لوگوں کی معیشت اور آمدنی کا تمام دارومدار زراعت اور باغاتی اور گلہ بانی پر منحصر ہے۔ حالیہ سیلاب ایک ایسے وقت میں آئے جب علاقے میں فصلیں اور میوہ جات پکنے کو تیار تھے۔ زیادہ تر فصلیں اور میوہ جات سیلاب برد ہو گئے اور جو باقی بچ گئے وہ ایک مہینے کی مسلسل بارش کی وجہ گڑ سڑھ گئیں جس کی وجہ سے چترال اور خصوصاً سب ڈویژن مستوج کے غریب عوام کو شدید مالی مشکلات کے علاوہ غذائی قلت کا سامنا ہے۔ گھر بار سیلاب برد ہونے کی وجہ سے ہزاروں نفوس اس وقت بھی خیموں میں زندگی کے شب و روز گزارنے پر مجبور ہیں جنہیں پینے کا پانی تک میسر نہیں۔
چونکہ چترال میں صنعتیں نہ ہونے اور کاروبار کے مواقع انتہائی محدود ہونے کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کی زندگیوں کا سارا دارومدار کھیتی باڑی ، باغبانی اور گلہ بانی پر منحصر ہے۔ حالیہ تباہ کن سیلابوں کی وجہ ان تینوں شعبوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور یہاں کے لوگ آئندہ تین سالوں تک کھیتی باڑی اور باغبانی کے ذریعے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل نہیں اور فی الوقت دو وقت کی روٹی کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔ چترال میں کھیتی باڑی اور باغبانی کے شعبوں کو دوبارہ بحال کرنے کے لئے وہاں کے صدیوں پرانی نہری نظام کو ٹھیک کرنے میں کم از کم تین سال لگیں گے۔
لہٰذا علاقے کی اس مخدوش صورتحال کے پیش نظر یہ ایوان مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ چترال کے لوگوں کو آئندہ دو سالوں تک سرکاری گندم کم از کم نصف قیمت پر فراہم کرنے کے لئے مناسب اور فوری اقدامات اٹھائے۔ بصورت دیگر چترال کم و بیش چھ لاکھ کی آبادی غذائی قلت کا شکار ہو سکتی ہے اور نتیجتاً ایک انسانی المیہ رونما ہو سکتا ہے۔

Yours faithfully,

(JEHANZEB KHAN)
Assistant Secretary-VI
Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa